امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز" کی ایک قسط "بنام"

ہفتہ وار رسالہ: 277
WEEKLY BOOKLET: 277

نماز پڑھنے کے باوجود گُناہ کیوں ہوجاتے ہیں؟

صفحات: 17

نماز کی بعض غلطیوں کی نشاندہی 03
کون سی نماز منہ پر ماردی جاتی ہے؟ 08
رزق میں تنگی کا خطرہ 09
جن کے صدقے بلائیں دور ہوتی ہیں 15

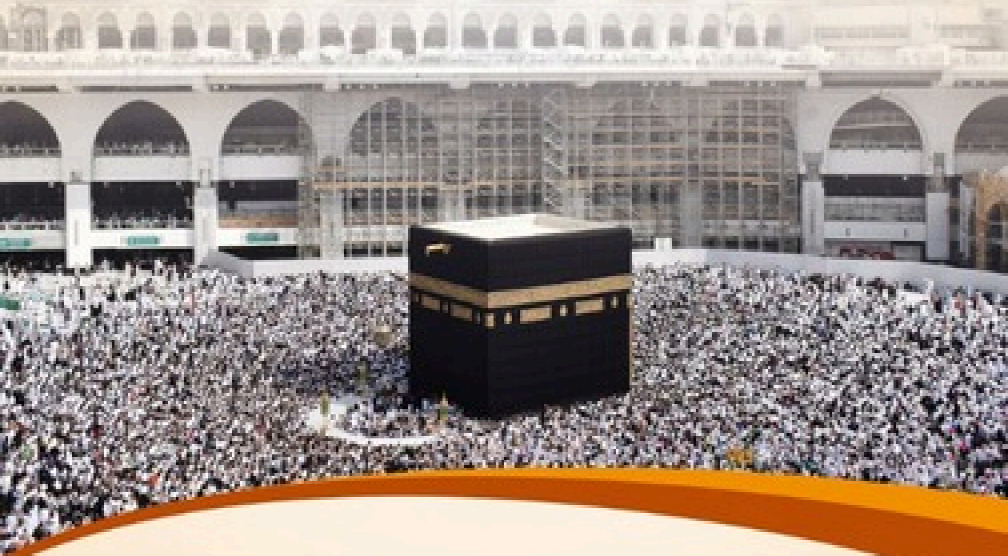

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”فیضانِ نماز“ صفحہ 39 تا 55 سے لیا گیا ہے۔

نماز پڑھنے کے باوُجود گُناہ کیوں ہو جاتے ہیں؟

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”نماز پڑھنے کے باوُجود گناہ کیوں ہو جاتے ہیں؟“ پڑھ یا سُن لے اُسے مُخلص نمازی بنا کر ہر گُناہ سے بچا اور اُسے جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے پیارے سب سے آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوسی بنا۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔(مُعجَم کبیر، 18/362، حدیث:928)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز بُرائیوں سے روکتی ہے

اللہ پاک پارہ 21 سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوت، آیت 45 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ط﴾ ”ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔“

نماز پڑھنے کے باوُجود گناہ کیوں ہو جاتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا فرمانِ عالی شان بِلاشک و شُبہ حق، حق، حق

www.dawateislami.net

ہے۔ یقیناً ”نماز بے حیائی اور بری باتوں سے منع کرتی ہے۔“ لیکن کیا وجہ ہے کہ آج کل بے شمار نمازیوں کے اندر ماں باپ کی نافرمانی، بے پردگی، عُریانی، گالی گلوچ، غیبت، چُغلی، اور فُحش گوئی، دل آزاری، لوگوں کی حق تَلَفی، سود و رِشوت کے لین دَین وغیرہ وغیرہ گناہوں کی کثرت ہے! کیا حقیقی نمازی جھوٹا، دَغا باز، چغل خور، رِزقِ حرام کمانے اور کھانے کھلانے والا، فلموں ڈراموں کا شیدائی، میوزیکل پروگراموں اور گانے باجوں کا شوقین نیز داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹھی سے گھٹانے والا ہو سکتا ہے؟ نہیں...... کبھی نہیں...... ہرگز نہیں۔ بے شک حقیقت یہی ہے کہ نماز بُرائیوں سے روکتی ہے۔ افسوس! ہماری اپنی نمازوں میں کمزوریاں ہیں جن کے سبب ہم نیک نہیں بن پارہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی نماز کا جائزہ لیں، نماز کے ظاہری و باطنی آداب سیکھیں اور اپنا وُضو و غسل وغیرہ بھی دُرُست کرلیں۔ اگر صحیح معنوں میں باوُضو باطہارت خُشوع و خُضوع کے ساتھ اس کے تمام تَر ظاہری و باطنی آداب کو دھیان میں رکھ کر ہم نماز پڑھیں گے تو اِن شاءَ اللہ ضرور اس کی بَرَکتیں ظاہر ہوں گی اور درست پڑھی جانے والی نماز کی بَرَکت سے واقعی گناہوں کی ظاہری و باطنی گندگیاں دُور ہو جائیں گی۔ اور ہم نیک صورت، نیک سِیرت مسلمان بن جائیں گے اور ہمارا پورا کردار سنتوں کا آئینہ دار بن جائے گا، اِن شاءَ اللہ۔

صحیح نماز ہی بُرائیوں سے بچاتی ہے

جو اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں صحیح طریقے پر نماز ادا کرتے ہیں اللہ کریم اُنہیں ضرور برائیوں سے بچاتا ہے۔ چنانچہ دو تابعی بُزُرگ حضرتِ حسن بصری اور حضرتِ قتادہ رحمۃُ اللہِ علیہما نے فرمایا کہ جس شخص کو اُس کی نماز بُرے کاموں اور فُحش (یعنی بے حیائی کی

www.dawateislami.net

باتوں سے باز نہ رکھے وہ نماز اُس کے لیے وَبال ہے البتہ جو شخص پانچوں وقت کی نماز اِس طرح ادا کرتا ہے کہ اُس کی شرائط واَرکان واَحکام، سُنّتیں اور دعائیں پورے طور پر بجالائے تو اللہ پاک ایسے شخص کو ضرور فحش باتوں (یعنی بے حیائیوں) اور گناہوں کے کاموں سے بچائے گا۔(تفسیر خازن، 3/452 ملخصا)

نَماز دُرُست نہ پڑھنے سے متعلق احادیثِ مبارَکہ

رُکوع و سجود صحیح ادا کرو!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اِنسان ساٹھ (60) برس تک نماز پڑھتا رہتا ہے لیکن اُس کی کوئی نماز بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ شخص رُکوع اور سجدے پورے طور سے ادا نہیں کرتا۔(الترغیب والترہیب، 1/240، حدیث:757)

نَماز کی بعض غلطیوں کی نشاندہی

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: (لوگ) نماز میں (اس طرح) سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی اُنگلیوں کے (صرف) سِرے زمین پر لگتے ہیں حالانکہ حکم ہے کہ پیٹ (یعنی انگلی کا وہ حصّہ جو چلنے میں زمین پر لگتا ہے) لگے، ایک اُنگلی کا پیٹ لگنا فرض اور ہر پاؤں کی اکثر (مثلاً تین تین) انگلیوں کا پیٹ زمین پر جما ہونا واجب ہے۔(فتاوٰی رضویہ، 3/253 ملخصا) (اور دسوں کا پیٹ لگ کر انگلیوں کا قبلہ رُو ہونا سنت ہے) صرف ناک کی نوک پر سجدہ کرتے ہیں حالانکہ حکم ہے کہ جہاں تک ہڈّی کا سخت حصہ ہے، لگنا چاہئے۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ رکوع سے ذرا سر اٹھایا اور سجدے کی طرف چلے گئے، سجدے سے ایک بالِشت سر اٹھایا یا بہت ہوا ذرا

www.dawateislami.net

(مزید) اٹھالیا اور وہیں دوسرا سجدہ ہو گیا حالانکہ (رکوع کے بعد) پورا سیدھا کھڑا ہونا اور (دو سجدوں کے درمیان کم از کم ایک سبحانَ اللہ کہنے کی مقدار پورا) بیٹھنا چاہیے۔ اس طرح اگر 60 برس نماز پڑھے گا قبول نہ ہو گی۔ ایک شخص مسجدِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور بہت تیزی سے جلدی جلدی نماز پڑھی بعدِ نماز حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ (یعنی) واپس جا پھر پڑھ کہ تو نے نماز نہ پڑھی۔ انہوں نے دوبارہ ویسے ہی پڑھی، پھر یہی ارشاد ہوا۔ آخر میں اُنہوں نے عرض کی: قسم اُس کی جس نے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے ایسی ہی آتی ہے، حضور فرمائیں! (کس طرح پڑھوں؟) فرمایا: رُکوع و سجود بَااطمینان کر اور رکوع سے سیدھا کھڑا ہو اور دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ۔ (بخاری، 1/268، حدیث: 757 ملخصاً) (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 291)

کس نماز کی طرف نظرِ رحمت نہیں ہوتی؟

حضرت طَلْق بن علی رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا: ”اللہ پاک اُس بندے کی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جو رُکوع و سُجود (یعنی سجدے) میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔“ (معجم کبیر، 8/338، حدیث: 8261)

رکوع و سُجود میں پیٹھ سیدھی کرنے کا مطلب تَعدیلِ اَرکان یعنی رُکوع، سُجود، قَومہ اور جَلسہ میں کم از کم ایک بار ”سبحانَ اللہ“ کہنے کی مقدار ٹھہرنا ہے۔

پیٹھ سیدھی نہ کرنے والے کی مثال

حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، دوجہاں کے سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے حالتِ رُکوع میں قِراءَت کرنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: اے علی! نماز میں پُشت (یعنی پیٹھ) سیدھی نہ کرنے والے کی مثال اُس حامِلہ عورت کی

www.dawateislami.net

طرح ہے کہ جب بچے کی پیدائش کا وقت قریب آئے تو حمل گرادے، اب نہ تو وہ حاملہ رہے اور نہ ہی بچے والی۔(مسند ابو یعلیٰ، 1/166، حدیث:310)

تذکرۂ مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سُنی اس کے راوی (یعنی بیان کرنے والے) چوتھے خلیفہ، امیرُ المؤمنین، حضرتِ علی بن ابی طالب رضی اللہُ عنہ ہیں، آپ کی کُنیَت "ابوالحسن" اور "ابو تُراب" ہے۔ عامُ الفِیل[1] کے 30 سال بعد (جب حضور نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عمر شریف 30 برس تھی) بروز جمعۃ المبارک 13 رَجَبُ المرجَّب کو ہوئی۔ آپ کی والدۂ ماجدہ حضرت فاطمہ بنتِ اَسَد رضی اللہُ عنہا نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام "حیدر" رکھا، والد نے آپ کا نام "علی" رکھا۔ حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو "اَسَدُ اللہ" کے لقب سے نوازا، اس کے علاوہ "مُرتَضیٰ (یعنی چُنا ہوا)"، "کَرّار (یعنی پَلٹ پَلٹ کر حملے کرنے والا)"، "شیرِ خدا" اور "مولا مُشکل کُشا" آپ کے مشہور اَلقابات ہیں۔ آپ مکی مَدَنی آقا، پیارے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔
(مراٰۃ المناجیح، 8/412 وغیرہ ملخصا)

صحابہ و اہلِ بیت علیہمُ الرّضوان کے فضائل کے کیا کہنے! حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، اِن میں سے جس کی بھی اِقتدا کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔(مشکوۃ المصابیح، 2/414، حدیث:6018)

شرحِ حدیث: اور دُوسری حدیث میں اپنے اَہلِ بیت کو کَشتیِٔ نوح فرمایا۔(مستدرک، 4/132، حدیث:4774) سمندر کا مسافر کَشتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رَہبری کا بھی کہ

1 ... یعنی جس سال نامُراد و ناہنجار اَبرَہہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ہمراہ کعبۂ مشرَّفہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اِس واقعہ کی تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "عجائبُ القرآن مع غرائبُ القرآن" کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

جہاز ستاروں کی رَہنمائی پر ہی سَمُندر میں چلتے ہیں۔ اِس طرح اُمَّتِ مُسلِمہ اپنی اِیمانی زِندگی میں اَہلِ بیتِ اَطہار کے بھی محتاج ہیں اور صحابہ کِبار کے بھی حاجت مند، اُمت کیلئے صحابہ کی اِقتدا میں ہی اِہتِدا یعنی ہدایت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/345)

اَہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار، اَصحابِ حضور نَجْم ہیں اور ناؤ ہے عِتْرَت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص153)

مولیٰ علی کی شان بَزبانِ نبیِّ غیب دان

حضرت علیُّ المرتَضیٰ رضی اللہُ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (مجھ سے) اِرشاد فرمایا: ”تم میں (حضرتِ) عیسیٰ (علیہ السّلام) کی مثال ہے، جن سے یہود نے بُغض رکھا حتّٰی کہ اُن کی والدۂ ماجدہ (یعنی بی بی مریم) کو تُہمت لگائی اور اُن سے عیسائیوں نے مَحبّت کی تو اُنہیں اُس دَرَجے میں پہنچا دیا جو اُن کا نہ تھا۔“ پھر حضرتِ علیُّ المرتَضیٰ رضی اللہُ عنہ نے اِرشاد فرمایا: ”میرے بارے میں دو قِسْم کے لوگ ہلاک ہوں گے، میری مَحبّت میں اِفْراط کرنے (یعنی حد سے بڑھنے) والے مجھے اُن صِفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بُغض رکھنے والوں کا بُغض اُنہیں اِس پر اُبھارے گا کہ مجھے بہتان لگائیں گے۔“ (مسند امام احمد بن حنبل، 1/336، حدیث:1376)

تم مجھ سے ہو

نبیوں کے سلطان، محبوبِ رحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ کے بارے میں فرمانِ فضیلت نشان ہے: ”اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ یعنی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔“ (ترمذی، 5/399، حدیث:3736)

علی کی زیارت عبادت ہے

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے: حضور سیِّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

نے اِرشاد فرمایا: ”علی (رضی اللہ عنہ) کو دیکھنا عبادت ہے۔“ (مستدرک، 4/118، حدیث:4737)

”علی“ کے تین حروف کی نسبت سے مولا علی کے مزید 3 فضائل

امیرُ المؤمنین حضرتِ عمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ اِرشاد فرماتے ہیں: حضرتِ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو 3 ایسی فضیلتیں حاصل ہیں کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے نصیب ہو جاتی تو وہ میرے نزدیک سرخ اُونٹوں سے بھی محبوب تر ہوتی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: وہ 3 فضائل کون سے ہیں؟ فرمایا: ﴿1﴾ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرتِ فاطمۃُ الزَّہرا رضی اللہ عنہا کو اِن کے نکاح میں دیا ﴿2﴾ اِن کی رِہائش اللہ پاک کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ مسجدِ نبوی شریف میں تھی اور اِن کے لئے مسجد میں وہ کچھ حلال تھا جو اِنہیں کا حصہ ہے۔ اور ﴿3﴾ غزوۂ خیبر میں اِن کو پرچمِ اسلام عطا فرمایا گیا۔ (مستدرک، 4/94، حدیث:4689)

وفات شریف

17 یا 19 رَمَضانُ المبارَک سن 40 ہجری کو ایک خبیث خارِجی کے قاتلانہ حملے سے شدید زخمی ہو گئے اور 21 رَمضان شریف اتوار کی رات جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (اسد الغابۃ، 4/128۔ معرفۃ الصحابۃ، 1/100 وغیرہ) اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

(مزید معلومات کیلئے سگِ مدینہ کی 95 صفحات کی کتاب ”کراماتِ شیرِ خدا“ پڑھئے)

علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا ہیں کہ ان سے خوش حبیبِ کبریا ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

نماز کا چور

حضرت ابو قتادہ رضی اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے۔“ عرض کی گئی: ”یارَسُولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم ! نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟“ فرمایا: ”(اس طرح کہ) رُکوع اور سجدے پورے نہ کرے۔“ (مسند امام احمد بن حنبل، 8/386، حدیث: 22705)

چور کی دو قسمیں

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا مال کے چور سے نماز کا چور بدتر (یعنی زیادہ بُرا) ہے، کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو (چوری کے مال سے) کچھ نہ کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا، اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور اللہ پاک کا حق۔ یہ حالت اُن کی ہے جو نماز کو ناقص (خامیوں بھری) پڑھتے ہیں۔ اس سے وہ لوگ درسِ عبرت حاصِل کریں جو سِرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/78 ملخصا)

کون سی نَماز مُنہ پر مار دی جاتی ہے؟

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دوجہاں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ہر نمازی کے دائیں بائیں (رائٹ لیفٹ۔ Right and left) ایک ایک فرشتہ ہوتا ہے، اگر نمازی پورے طور پر نماز ادا کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اُس کی نماز اوپر لے جاتے ہیں اور اگر ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کرتا تو وہ اس کی نماز اُس کے منہ پر مار دیتے ہیں۔ (الترغیب والترھیب، 1/241، حدیث: 724)

صرف پوری نَماز قَبول ہوتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہُ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں اللہ پاک کے پیارے حبیب

www.dawateislami.net

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بار گاہ میں حاضر تھا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ سے (ایک ستون کی طرف اشارہ کرکے) ارشاد فرمایا: ”اگر تم میں سے کسی کا یہ ستون ہوتا تو وہ اِس کے عیب دار ہونے کو ضَرور ناپسند کرتا، پھر کیسے تم میں سے کوئی جان بوجھ کر اللہ پاک کے لیے پڑھی جانے والی نماز ناقِص (یعنی عیب دار) پڑھتا ہے! نماز پوری کیا کرو کیونکہ اللہ پاک کامل (یعنی پوری) نماز ہی قبول فرماتا ہے۔“ (معجم اوسط، 4/374، حدیث:6296)

رزق میں تنگی کا خطرہ

شیخ الحدیث حضرتِ علاّمہ مولانا عبدُ المُصطفٰے اَعْظَمی رحمۃُ اللہِ علیہ ”بَہِشْت کی کُنجیاں“ صفحہ 72 پر فرماتے ہیں: نماز کو نہایت ہی اِخلاص و اطمینان اور حضورِ قَلْب (یعنی دلی توجُّہ) کے ساتھ ادا کرنا چاہیے، نماز میں جلد بازی، غفلت اور بے توجہی سے دنیا و آخِرت دونوں کا عظیم نقصان ہے۔ چُنانچہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے دادا اُستاد حضرت ابراہیم نخعی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو تم دیکھو کہ رُکوع اور سَجدوں کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا ہے تو اس کے اہل و عِیال (یعنی بال بچّوں) پر رحم کرو! کیونکہ ان کی روزی تنگ ہو جانے اور فاقہ کشی (یعنی کھانے پینے کو نہ ملنے) کا خطرہ ہے۔ (روح البیان، 1/33) ایک حدیث میں ہے کہ حضرتِ حذیفہ رضی اللہُ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رُکوع و سُجود (یعنی رکوع اور سجدوں) کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو اِسی حالت میں مر جاتا تو حضرت محمدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّت پر تیری موت نہ ہوتی۔

(بخاری، 1/154، حدیث:389) (بہشت کی کنجیاں، ص72)

نمازی کی اِصلاح ہو ہی گئی (حکایت)

حضرت اَنس رضی اللہُ عنہ سے منقول ہے کہ اَنصار کا ایک نوجوان جو پانچ وقت کی نماز

www.dawateislami.net

باجماعت سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ پڑھتا تھا مگر اُس کی عملی حالت اچھی نہ تھی، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "اِس شخص کی نَماز کبھی نہ کبھی ضرور اِسے گناہوں سے باز رکھے (یعنی دور کردے) گی۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا، تھوڑے ہی دنوں کے بعد اُس نے تمام بُری باتوں سے توبہ کرلی اور اُس کی حالت اچھی ہوگئی۔ (تفسیر خازن، 3/452)

چور بھی اگر صحیح نماز پڑھے تو سدھر سکتا ہے

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چوری کرتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: عنقریب نماز اُسے بُرے عمل سے روک دے گی۔ (مسند امام احمد بن حنبل، 3/457، حدیث: 9785)

نماز کی نَقل کرنے والے ڈاکو گرفتاری سے بچ گئے

کہا جاتا ہے: ایک مرتبہ ڈاکوؤں کی ایک ٹیم کسی مال دار آدمی کے مکان میں ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے جا گھسی، اِتفاقاً مال دار آدمی کی آنکھ کھل گئی، اُس نے شور مچادیا، اَہلِ محلہ جاگ پڑے اور ڈاکو گھبرا کر بھاگ پڑے، محلے والوں نے اُن کا پیچھا کیا، ڈاکو آگے آگے بھاگ رہے تھے اور پیچھے پیچھے لوگ آرہے تھے۔ راستے میں ڈاکوؤں کو ایک مسجِد نظر آئی، فوراً مسجد میں داخل ہوگئے اور جھوٹ مُوٹ نماز پڑھنے لگے، لوگ بھی اُن کو تلاش کرتے ہوئے مسجد تک آئے، دیکھا کہ چند آدمی نماز میں مصروف ہیں، اِن کے علاوہ مسجد میں کوئی نہیں، کہنے لگے کہ اَفسوس! ڈاکو کہیں نکل گئے۔ چنانچہ وہ لوگ ناکام واپس لوٹ گئے۔ یہ دیکھ کر ڈاکوؤں کا سردار اپنے ڈاکو ساتھیوں سے بولا: اگر آج ہم جھوٹ موٹ نماز کی صورت نہ بناتے تو ضرور پکڑ لیے جاتے، صرف جھوٹ موٹ نماز کی صورت اِختیار کرنے کی یہ بَرَکت ہے کہ ہم ذِلَّت ورُسوائی سے بچ گئے۔ اگر ہم حقیقت میں نماز کو دُرست طور پر اپنا

www.dawateislami.net

پس تو اللہ ربُّ العِزّت ہمیں دوزخ کی مصیبت سے بھی بچالے گا، اِس لیے میں تو آج سے لوٹ مار سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ پاک کی نافرمانی کی عادت چھوڑتا ہوں۔ اُس کے ساتھی کہنے لگے: اے ہمارے سَردار! جب آپ نے توبہ کرلی تو پھر ہم بھی کیوں پیچھے رہیں! ہم بھی آپ کے ساتھ توبہ میں شریک ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ تمام ڈاکوؤں نے سچّے دِل سے توبہ کی اور اُن کا شمار پرہیزگار لوگوں میں ہونے لگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

ایک عاشقِ مجازِی کی عجیب و غریب حکایت

"نماز بُرائیوں سے بچاتی ہے" کے بارے میں حضرت عبدالرحمٰن صَفّوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے "نُزہۃُ المَجالِس" میں ایک عجیب و غریب حِکایت بیان فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی عورت پر عاشق ہوگیا آخِر کار ہِمَّت کرکے اُس نے ایک چِٹّھی میں اس عورت پر اپنے عشق کا اِظہار کر دیا۔ وہ خاتون نہایت شریف خاندان سے تعلق رکھتی تھی، چِٹّھی پاکر پریشان ہوگئی چونکہ شادی شدہ بھی تھی، کچھ سوچ سمجھ کر وہ چِٹّھی اپنے شوہرِ نامدار کی خدمت میں پیش کردی۔ اُس کا شوہر ایک مسجد کا امام تھا اور نہایت پرہیزگار ہونے کے ساتھ ساتھ کافی سمجھدار بھی تھا، اُسے اپنی زَوجہ پر پورا اِعتماد (یعنی بھروسا) تھا۔ لہٰذا اُس چِٹّھی کے جواب میں اپنی زوجہ ہی کی معرفت اُس نے یہ جواب دِلوایا کہ "فلاں مسجد میں فلاں اِمام کے پیچھے بِلاناغہ چالیس (40) دن پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرو پھر آگے دیکھا جائے گا۔" اُس "عاشق" نے پابندی سے نمازِ باجماعت شروع کردی۔ جوں جوں دِن گزرتے گئے نماز کی برکتیں اُس پر ظاہر ہوتی چلی گئیں۔ جب چالیس (40) دن گزر گئے تو اُس کے دل کی دُنیا ہی بدل چکی تھی چنانچہ اس نے یہ پیغام بھیج دیا: (محترمہ! نماز کی بَرَکت سے میری

www.dawateislami.net

آنکھ کھل گئی ہے، میں مَعاذَ اللہ حرام کاری کے خواب دیکھتا تھا لیکن اللہ کریم کا کروڑہا کروڑ شکر کہ اُس نے مجھے تیری محبت سے چُھٹکارا عنایت فرمادیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) میں نے اپنی بدنیتی سے توبہ کرلی ہے اور تجھ سے بھی معافی کا طلب گار ہوں۔ جب اُس نیک خاتون نے اپنے شوہر کو یہ پیغام سنایا تو اُس کی زبان سے بے ساختہ (یعنی ایک دم) یہ جاری ہوگیا: صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْمُ فِیْ قَوْلِہٖ (یعنی ربِّ عظیم نے اپنے اس ارشاد میں بالکل سچ فرمایا): ﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِؕ ﴾ (پ 21، العنکبوت: 45) ”ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔“ (نزہۃ المجالس، 1/140 ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے نماز کی برکتوں کے طلب گارو! دیکھا آپ نے! نماز کی بَرَکت سے ایک ”عاشقِ مجازی“ راہِ راست پر آگیا اور اُس کے دل میں مالکِ حقیقی کا عشق موجیں مارنے لگا اور اُسے سکونِ قلب حاصِل ہوگیا۔ اور واقعی اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی محبت ہی ایسی ہے کہ جس خوش نصیب کو نصیب ہو جائے وہ پھر کسی اور سے دل لگا ہی نہیں سکتا۔

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی! نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں پلا جام ایسا پلا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش، ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شیطان رونے لگا (حکایت)

منقول ہے: جب نماز فرض ہوئی تو شیطان رونے لگا۔ اس کے شاگرد جمع ہوگئے اور رونے دھونے کی وجہ پوچھی، اُس نے بتایا: ”اللہ پاک نے مسلمانوں پر نماز فرض کردی

www.dawateislami.net

ہے۔" چیلوں (یعنی شاگردوں) نے کہا: تو کیا ہوا؟ شیطان نے جواب دیا: "مسلمان نمازیں پڑھیں گے اور ان کی برکت سے گُناہوں سے بچ جائیں گے۔" چیلوں نے کہا: ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ جواب دیا: "جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اُس کو ایک کہے: دائیں (یعنی Right) طرف دیکھ! دوسرا کہے: بائیں (یعنی Left) طرف دیکھ! اِس طرح اُس کو اُلجھا (کنفیوز کر) ڈالو۔" (نزہۃ المجالس، 1/154)

یا اللہ! ہمیں پکّا نمازی بنا

اے عاشقانِ نماز! دیکھا آپ نے! نَمازی سے شیطان کس قدر پریشان ہے! وہ جانتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان دُرُست طریقے سے نماز پڑھے گا تو وہ گناہوں سے بچے گا اور میرے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ شیطان مردود ہرگز نہیں چاہتا کہ ہم نماز پڑھیں، گناہوں سے بچیں اور جنت کی راہ لیں۔ ہمیں شیطان کا ہر وار ناکام بناتے ہوئے خوب خوب نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ اللہ پاک ہم سب کو پکّا نمازی بنائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص102)

دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا!

نفس و شیطان کی شرارتوں سے خود کو بچانے، گناہوں کی عادتوں سے پیچھا چھڑانے اور نماز کی پابندی کی سعادت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے۔ ایک "مَدَنی بَہار" سُنئے اور جُھومئے: جلالپور بَھٹِّیاں (ضلع حافظ آباد، پنجاب) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے گناہوں بھری زندگی بسر کر رہے تھے۔ علاقے کے آوارہ گرد اور شرابی نوجوانوں کے ساتھ ان کا اٹھنا بیٹھنا تھا، آوارہ دوستوں نے مَعَاذَ اللّٰہ انہیں بھی شراب نوشی اور دیگر گناہوں کا عادی بنا دیا تھا، ان کے

www.dawateislami.net

شب وروز بے ہودگیوں کی نذر ہو رہے تھے، شرابی دوستوں کی مَنڈَلیوں میں شراب کے جام پیے جاتے، ہنسی مَذاق کے فوارے بلند ہوتے، رات گئے شراب کے نشے میں دُھت اس حالت میں گھر کا رُخ کرتے کہ شراب کی بدبو منہ سے آرہی ہوتی، لڑکھڑاتے قدموں سے جب گھر میں داخل ہوتے تو ان کی حالت دیکھ کر سب پریشان ہو جاتے، والد صاحب یا گھر کا کوئی فرد سمجھاتا تو آپے سے باہر ہو جاتے، گالی گلوچ، چیخ پکار کرتے اور سمجھانے والے کو خاطر میں نہ لاتے۔ صحبتِ بَدْ کی وجہ سے اَخلاق وکِردار بھی بہت خراب تھے، ان کے پاس اسلحہ ہوتا، جس سے لوگوں کو ڈراتے اور ان پر اپنا رُعب جماتے، معمولی باتوں پر اہلِ علاقہ سے لڑائی جھگڑا کرنا، مار دھاڑ پر اُتر آنا ان کا معمول بن چکا تھا۔ ان کی روز روز کی شر انگیزیوں سے جہاں گھر والے پریشان تھے وہیں اہلِ علاقہ بھی بیزار تھے، لوگ ان کی عاداتِ بد سے خائف (یعنی ڈرتے) تھے، جب یہ گھر سے باہر نکلتے تو لوگ ان سے پناہ مانگتے اور اپنی اولاد کو بھی ان کے سائے سے دور رہنے کی تاکید کرتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کے پھوپھی زاد بھائی کو دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول مُیَسَّر تھا، ان کی خواہش تھی کہ یہ شرابی دوستوں کی صحبت سے بچ کر دعوتِ اسلامی کے مُشکبار دینی ماحول سے منسلک ہو جائیں، اسی مقصد کے تحت وہ وقتاً فوقتاً ان پر انفرادی کوشش کرتے۔ آخر کار مبلغِ دعوتِ اسلامی کی محنت رنگ لائی اور یہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گئے۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے دورانِ مَدَنی قافلہ بھی ان پر انفرادی کوشش کی، برائی کے نقصانات سے آگاہ کیا اور صحبتِ بد چھوڑ کر سنتوں بھری زندگی گزارنے کا دینی ذہن دیا۔ مزید سنتوں بھرے بیانات سننے کی برکت سے ان کی زندگی میں دینی انقلاب برپا ہو گیا۔

چنانچہ انہوں نے گناہوں بھری صحبت کو چھوڑ کر عاشقانِ رسول سے رشتہ جوڑ لیا، جس کی برکت سے عمامہ شریف کا تاج سجالیا، چہرہ سنتِ رسول سے روشن کر لیا، جوں جوں

www.dawateislami.net

وقت گزرتا گیا ان کی بُری عادات رخصت ہوتی گئیں اور یہ اچھے اخلاق و کردار سے آراستہ ہو گئے۔ پہلے لڑائی جھگڑے کیا کرتے تھے مگر اب محبت و پیار سے ملتے، ترغیب دلانے پر انہوں نے 63 دن کے دینی تربیتی کورس کی سعادت حاصل کی اور دینی کاموں میں حصہ لینے لگے اور نیکی کی دعوت عام کرنا ان کا معمول بن گیا۔ اچھے اعمال سے ان کی خالی زندگی دینی ماحول کی برکت سے عمل کے خوشنما پھولوں سے مُعَطَّر و مُعَنْبَر ہو گئی اور دینی ماحول سے پہلے نمازوں کا ہوش تک نہ تھا مگر اب نمازوں کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ فجر کی نماز کے لیے صدائے مدینہ (دعوتِ اسلامی کی اِصْطِلاح میں نمازِ فجر کے لیے جگانے کو صدائے مدینہ کہتے ہیں) لگانا ان کا معمول بن گیا۔

جو گناہوں کے مَرَض سے تنگ ہے بیزار ہے　　قافلہ عطّار اُس کے واسطے تیّار ہے

(وسائلِ بخشش، ص 635)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نَماز کا خُوب خیال رکھو

تابعی بُزرگ حضرتِ قَتادہ رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول ہے: نماز کا خوب دھیان رکھو کہ وہ اَہلِ ایمان کا ایک بہترین وَصف (یعنی عمدہ خوبی) ہے۔ (تفسیر در منثور، 8/284)

کمزوروں کے صدقے رحمت ہی رحمت

"روحُ البیان" میں ہے کہ اللہ پاک اِن (یعنی نیک بندوں) کے اِخلاص، ان کی نمازوں، ان کی دُعاؤں اور اِن کے کمزور و ناتُواں افراد کے طُفَیل لوگوں سے عذاب دُور فرما دیتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، 5/445)

نیک بندوں کے صدقے بلائیں دور ہوتی ہیں

اے عاشقانِ نماز! سبحانَ اللہ! اللہ پاک اپنے نیک بندوں کے طُفَیل لوگوں سے آفات

وعذابات دُور کرتا ہے۔ اس سلسلے میں پانچ فرامینِ مُصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سنئے اور محبتِ اَولیا میں جھومئے: ﴿1﴾ میری اُمت میں چالیس مرد ہمیشہ رہیں گے، ان کے دل اِبراہیم علیہ السّلام کے دل پر ہوں گے، اللہ پاک ان کے سبب زمین والوں سے بَلا دفع کرے گا، ان کا لقب "اَبدال" ہوگا۔(حلیۃ الاولیاء، 4/190، رقم:5216)

﴿2﴾ 40 اَبدال کی بَرَکت سے بارش

اَبدال (مُلکِ) شام میں ہوں گے، وہ حضرات چالیس مرد ہیں، جب ان میں ایک وفات پاتا ہے تو اللہ پاک اس کی جگہ دوسرے کو بدل دیتا ہے، ان کی برکت سے بارشیں برستی ہیں، ان کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے اور ان کی برکت سے ملکِ شام والوں سے عذاب دور ہوتا ہے۔(مسند امام احمد بن حنبل، 1/338، حدیث:896)(مُلکِ شام کو اب سوریا بھی کہتے ہیں)

"اَبدال" کے معنٰی

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ اولیاءُ اللہ کا وسیلہ برحق ہے۔ اللہ اَچھّوں کے صدقے بُروں کی مشکلیں حل کردیتا ہے اور اُن سے مصیبتیں ٹال دیتا ہے۔ خیال رہے کہ جن چالیس ولیوں کا یہاں ذکر ہے انہیں اَبدال کہتے ہیں کیونکہ ان کے مقامات، ان کی جگہ بدلتی رہتی ہے کبھی مشرق (East) میں کبھی مغرب (West) میں کبھی جُنوب (South) میں کبھی شُمال (North) میں مگر ان کا ہیڈ کوارٹر (مُلکِ) شام ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 8/584)

﴿3﴾ میں جب عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں۔۔۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اللہ پاک فرماتا ہے: میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو مساجد کو آباد کرنے اور میرے لیے آپس میں محبت رکھنے اور سَحَری کے

www.dawateislami.net

وقت اِستِغفار کرنے والوں کی وجہ سے عذاب ان (جن کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں) سے پھیر دیتا ہوں۔(شعب الایمان،6/500،حدیث:9051)

﴿4﴾ دودھ پیتے بچّے بھی عذاب دور رہنے کا سبب ہیں

اگر نمازی بندے اور دودھ پیتے بچے اور چوپائے نہ ہوتے تو بے شک تم پر عذاب اُترتا۔ (شعب الایمان،7/155،حدیث:9820)

﴿5﴾ سو گھروں سے بلائیں دور

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ”اللہ پاک ایک صالح(یعنی نیک) مسلمان کی برکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بَلا(یعنی آفت) دَفع فرماتا ہے۔“(معجم اوسط، 3/129،حدیث:4080) سبحانَ اللہ! نیکوں کا قُرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔(خزائن العرفان، ص87)

نیک بندوں سے ہمیں تو پیار ہے اِن شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

جنّتی گُلاب سے پیدا کی گئی حُوریں

حضرت مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جنّت میں جنّتی گُلاب سے پیدا کی گئی حوریں ہیں۔ کسی نے پوچھا: وہاں کون لوگ رہیں گے؟ فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وہ لوگ جو گناہوں کا ارادہ کریں لیکن میری عَظَمت کو یاد کرکے میرا لحاظ کریں اور جن کی کمریں میرے خوف سے جُھک گئی ہیں وہ جنّتِ عَدن میں رہیں گے۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جو میری رِضا کی خاطر بھوکے پیاسے رہتے(یعنی روزے رکھتے) ہیں تو لوگوں سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں۔(احیاء العلوم،5/325ملخصا)

www.dawateislami.net

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ:

پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھنے کی عادت بنانے کا اصل وظیفہ یہ "احساس" ہے کہ نماز میرے رب نے مجھ پر فرض کی ہے۔

(مدنی مذاکرہ 20 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ، 11 جولائی 2020)

978-969-722-420-3
01882379

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net